پیش لفظ

خاندان کسی بھی معاشرے کا بنیادی ادارہ تصور کیا جاتا ہے۔ خاندان ہی کی بدولت تہذیب و اقدار نسل در نسل منتقل ہوتی ہیں اسی لئے مذہب کے بعد خاندان کو سب سے اہم جانا جاتا ہے۔ انسان خواہ کتنا ہی ترقی یافتہ ہو جائے مگر خاندانی بنیادوں کے بنا اس کا وجود کھوکھلا ہے۔ خاندان انسانی زندگی کی اولین ضرورت ہے جو اس کی ذاتی و سماجی زندگی کا تعین کرتا ہے۔ اس تمام صورتِ حال سے عہد بہ عہد خاندان کے تشکیل پاتے تصورات کو مقالے میں پیش کیا گیا ہے۔ اُردو ادب نے ناولوں میں خاندان اور رشتوں کی بُنت کو جس عمدگی سے پیش کیا ہے وہ اس بات کی ترغیب دلاتا ہے کہ اس موضوع کو احاطۂ تحریر میں لایا جائے۔ ناول پر خاندانی حوالے سے تحقیقی کام مفقود نظر آتا ہے اور یہ اپنی طرز کا منفرد کام ہے جو اس حوالے سے نئے در وا کرے گا۔ اس ضمن میں یہ وضاحت کرتی چلوں کہ اس موضوع کے تحت ابتداء سے دورِ حاضر تک اُردو کے نمائندہ ناول اور بالخصوص ایسے ناول جن کی کہانی کا محور ہی کوئی خاندان ہو، کو منتخب کیا گیا ہے۔ مشرق میں ہم جد خاندان کا تصور موجود رہا ہے مگر وقت کے ساتھ یہ رشتے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکے ہیں۔ خاندانی اکائی کا وجود، اس کے منتشر ہونے کی صورت اور خونی رشتوں کی شکست و ریخت کی وجوہات کو جاننے کی سعی کی گئی ہے۔ مشترکہ خاندان وقت کے ساتھ افتراقی خاندان میں کب اور کیونکر تبدیل ہوئے اور عہدِ حاضر کا انسان آج افتراقی خاندان کے درمیان بھی کس طرح تنہا نظر آتا ہے، اس تمام صورتِ حال کو مقالے میں پیش کرنے کے ساتھ ہی یک ولد خاندان اور نو تعمیر شدہ خاندان کے تصورات کو بھی اُجاگر کیا گیا ہے۔ اُردو ناول میں پیش کردہ لے پالک رشتے اور سوتیلے ناطوں کو بھی موضوع کی گرفت میں لانے کی سعی کی گئی ہے۔ خاندانی اکائی، منتشر ہوتے خاندان اور ٹوٹتے بکھرتے رشتوں کا عکس اُردو ناولوں میں موجود ہے۔ ادب چونکہ آئینۂ سماج ہے اس لئے خاندانی تصور کے اس عہد بہ عہد بدلاؤ اور اس کی وجوہات کو جاننے میں ناول بہترین معاون ہے۔

یہ مقالہ چار ابواب پر مشتمل ہے اور آخر میں محاکمہ پیش کیا گیا ہے۔ پہلا باب ''خاندان اور خاندان کا تصور۔ بنیادی مباحث'' مشرقی و مغربی معاشرت میں خاندان کی تعریف، مذہبی و سماجی اہمیت، اقسام، رشتوں کی بناوٹ اور تعلقات کی نوعیت، مختصر تاریخ، خاندانی زندگی کے فوائد اور مسائل، مشرقی و مغربی تہذیب کی آویزش کے خاندانی زندگی پر اثرات اور عہد بہ عہد خاندانی انہدام کا احاطہ کرتا ہے جس کی وجوہات کو دیگر ابواب میں ناولوں کے مطالعے کی مدد سے جاننے کی کوشش کی گئی ہے۔

دوسرا باب ''نو آبادیاتی عہد کے اُردو ناول میں خاندان کا تصور'' اُردو کے ابتدائی ناولوں سے تقسیم ہند تک کے عہد کا احاطہ کرتا ہے۔ اس باب میں اس دور کا خاکہ، تقسیم ہند کی صورتِ حال، ابتدائی ہم جد خاندان، جدوجہدِ

آزادی، مختلف تحریکوں کے نتیجے میں مشترکہ خاندانوں کا بکھراؤ اور ان تبدیلیوں کے خاندانی زندگی پر اثرات اُجاگر کئے گئے ہیں جو مشترکہ خاندان کے تصور کو متاثر کرتے نظر آتے ہیں۔

تیسرا باب ''اُردو ناول میں مابعد نو آبادیات خاندان کا تصور'' تقسیم ہند سے بیسویں صدی کے اختتام تک کو پیش کرتا ہے۔ تقسیم کے بعد پاک و ہند میں خاندانوں کی صورتِ حال، مختلف سماجی، ملکی اور خاندانی مسائل، رشتوں میں در آنے والی مادیت پرستی کی شدت اور اس کی بدولت خاندانوں کی شکستگی کا حال اور اس دور کے ناولوں میں پیش کئے جانے والی خاندانی زندگی کو یہ باب سامنے لاتا ہے۔

چوتھا باب ''معاصر اُردو ناول میں خاندان کا تصور'' اکیسویں صدی کی دو دہائیوں میں لکھے جانے والے منتخب ناولوں پر مشتمل ہے۔ یہ باب دورِ حاضر کے حالات اور خاندان کے موجودہ تصور کو پیش کرتا ہے۔

آخر میں ''محاکمہ'' شامل کیا گیا ہے جس میں نتائج اخذ کرتے ہوئے اُردو ناول میں ان عناصر کو واضح کیا گیا ہے جو خاندانوں کو جوڑے رکھنے میں اہم ثابت ہوئے اور جنہوں نے مشترکہ خاندانوں کو قائم رکھا۔ ساتھ ہی ان پہلوؤں کی نشاندہی کی گئی ہے جو خاندان کے تصور کو تبدیل کرنے میں اہم ثابت ہوئے۔ ان میں اہم وہ وجوہات اور عناصر ہیں جو خاندانوں اور رشتوں کی شکست وریخت کا باعث بنے۔ ان تمام وجوہات کو محاکمہ میں پیش کیا گیا ہے۔

میں پاک پروردگار کی بے پناہ رحمتوں، برکتوں اور عنایتوں کی بے حد شکر گزار ہوں اور بلاشبہ اس ممنونیت کا حق میں کسی صورت ادا نہیں کر سکتی۔ انسانی حیات جھمیلوں سے بھرپور ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھ خاکسار کے ڈگمگاتے قدموں کو زندگی کی ہر اونچ نیچ میں دائم سنبھالا اور میرا یقین اور مان ہمیشہ پہلے سے زیادہ پختہ کیا۔ اس پاک ذات پر یہی یقین غمِ حیات میں آگے بڑھنے کا حوصلہ دیتا ہے۔ کروڑوں درود اور سلام پیاری ہستی محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے اُمتی ہونے کا شرف ہمیں حاصل ہوا۔ دعا گو ہوں کہ عملی طور پر بھی اسی راہ کی مسافر ٹھہروں (آمین)۔

والدین کی تربیت ہی کسی فرد کو انسانیت کے رتبے سے آشنا کرتی ہے اور میں اللہ تعالیٰ کی اس عطا کی شکر گزاری کا حق ادا کرنے سے قاصر ہوں کہ کائنات کے بہترین ماں باپ میرا اثاثۂ حیات ہیں۔ ان کی بے پناہ محبت، اعتبار، عنایت اور اولاد کو بہتر سے بہتر عطا کرنے کی لگن ہی ہے کہ میں آج اس مقام تک پہنچ سکی ہوں۔ دعا ہے ان کو اللہ صحت و سلامتی کے ساتھ عمرِ دراز عطا کرے، محض اپنی ذاتِ پاک کا محتاج رکھے اور ان کے بنا میں زندگی کا کوئی لمحہ نہ دیکھوں (آمین)۔ عمران انکل زندگی کی سخت دھوپ میں شجر کا ایسا ٹھنڈا سایہ ہیں جنہوں نے زندگی کی سختیوں کو جھیلنا، بلند حوصلہ رکھنا اور ایمانداری کے جذبے سے روشناس کروایا ہے۔ رشتوں کو بے لوث محبت سے آراستہ کرنے کا حسن اور حقیقی رشتوں کے معنی میں اسی تعلق سے جان پائی ہوں۔ میری اعلیٰ تعلیم ان ہی کی مرہونِ منت ہے۔ پاک ذات انہیں ایسی حیاتِ شاداب عطا کرے جسے کبھی زوال نہ ہو (آمین)۔ میری بہنیں جن کی محبت اور